# قائداعظم کی شخصیت وکردار پر ایک نظر

مبشر حسین

Mubashar Hussain

Ph.D Scholar, Department of Urdu,

Lahore Garrison University, Lahore.

***Abstract:***

*Quaid e Azam's unique determination, incredible religious tolerance, unusual political insight, and many other qualities made his personality such a glamorous, hearty and intelligent, not only in India but in global politics. The quality of leadership is a great idea, if there is a practical demonstration of all these values in one human form, then it is Mohammad Ali Jinnah, who meets the quality of greatness. Quaid was not only political leader but also was Mir Karwan and the father of nation. Every aspect of Quaid e Azam's personality and character is so charming, generous and worthy of appreciation that his opponents could not live without acknowledging his virtues and capabilities.*

یوں تو سیاست کے خارزار سے گزرتے ہوئے دامن کو بچا لینا بھی کمال ہے لیکن اس خارزار سے دامن کو محبت وعقیدت کے ایسے سدا بہار پھولوں سے بھر لینا کہ جن کی خوشبو اور رنگ موسموں کی گردشیں اور زمانے کی کروٹیں بھی مدہم و ماند نہ کر سکیں تو یہ منتہائے کمال ہے۔اس منتہائے کمال پر پہنچنے کے لیے شخصیت وکردار کے جن اوصاف حمیدہ کی ضرورت ہوتی ہے ان میں اخلاص، امانت، دیانت، صداقت، شرافت، استقامت، شجاعت، رجائیت اور پیشہ ورانہ مہارت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔قدرت جب کسی قوم پر بہت مہربان ہوتی ہے تو ان کو ایسے ہی اوصاف اور کمالات سے مزین قائد کی قیادت سے نواز کر ان کی دعاؤں کو مستجاب اور خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کر دیتی ہے۔ چنانچہ جب مسلمانان ہند پر اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوا تو انھیں قائداعظم کی صورت میں پرخلوص، پرعزم، ولولہ انگیز اور باکمال قیادت سے بہرہ ور ہونے کا انتظام کر دیا، گویا:

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

قائداعظم کی منفرد وضعداری، ناقابل یقین مذہبی رواداری، غیر معمولی سیاسی بصیرت اور دیگر بے شمار خوبیوں نے ان کی شخصیت کو ایسا مسحور کن، دلآویز اور ہر دلعزیز بنا دیا تھا کہ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ سیاسیات عالم میں ایسا قبول عام کسی دوسرے سیاسی رہنما کو حاصل نہیں ہوا۔ قائدانہ عظمت کے معیار کے بارے میں مفکرین کے مختلف اقوال ملتے ہیں، اگر ان سب اقوال کا عملی مظاہرہ کسی ایک انسانی پیکر میں دیکھنا ہو تو وہ ہستی محمد علی جناح کی ہے جنھیں قوم صرف زبان سے ہی قائداعظم نہیں کہتی، دل سے تسلیم کرتی ہے۔ یہ کہنا کہ قائداعظم کی شخصیت عظمت کے معیار پر پورا اترتی ہے، بجا سہی لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ قائداعظم کی شخصیت کو سامنے رکھ کر عظمت کے معیار قائم کرنے پڑتے ہیں۔ قائداعظم صرف سیاسی رہنما ہی نہیں تھے بلکہ میرِ کارواں اور ملت کے پاسباں بھی تھے کیونکہ آپ کے پاس وہ مطلوبہ رختِ سفر موجود تھا جس کا ذکر اقبال کے ایک شعر میں ملتا ہے۔

نگہ بلند ، سخن دل نواز ، جاں پرسوز
یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کے لیے(۱)

قائداعظم جب برصغیر کے سیاسی افق پر ایک سیاست دان کی حیثیت سے طلوع ہوئے تو یہاں کے مسلمان اپنے ہزار سالہ اقتدار سے محروم ہو جانے کے بعد انگریز سامراج اور ہندو اکثریت کی ناانصافیوں اور ظلم و ستم کا شکار تھے۔ وہ اپنے ہی ملک میں غلامی اور ذلت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور تھے اور پریشان کن بات یہ تھی کہ وہ اپنے مستقبل سے مایوس ہو چکے تھے گویا کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا۔ ایسی زوال آمادہ اور منتشر قوم کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنا، ان میں سیاسی شعور پیدا کرنا اور ان کی ملی غیرت کو جھنجھوڑنا، قائداعظم جیسے دردمند، مخلص اور باہمت رہنما کا ہی کام تھا۔ قائدِاعظم نے اپنی سیاسی بصیرت اور بے مثال جرات و استقلال کی بدولت فرقوں اور ٹولیوں میں بٹی ہوئی منتشر قوم کو باہمی اتحاد و اتفاق کے نشے سے سرشار کر کے علامہ اقبال کے پیش کردہ نظریہ پاکستان کی روشنی میں اس کی حقیقی منزل کا صرف پتہ ہی نہیں بتایا بلکہ حصول منزل کے خواب کو شرمندۂ تعبیر اور شاعر مشرق کے تخیل کو حقیقت کا روپ عطا کر کے بڑے بڑے سیاسی مدبروں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ پاکستان کا معجزانہ قیام مشیتِ الٰہی اور قائداعظم کی قیادت کا حسین ثمر ہے جسے بلاشبہ تاریخ عالم کا ایک سنہری باب کہا جا سکتا ہے۔ یہ ایک ایسا باب ہے جس کے ہر صفحے پر قائداعظم کا نام جلی حروف میں لکھا نظر آتا ہے۔

قائداعظم کی شخصیت اپنی ہمہ گیر اور ہمہ جہت خصوصیات کی بدولت تاریخ میں روشنی کے مینار سے تعبیر کیے جانے کے لائق ہے۔ ان کی انتھک جدوجہد اور اصول پسندی نے تاریخ کے دھارے کا رخ بدل کر رکھ دیا۔ ان کے عزم مصمم، استقلال، جرات مندی اور مضبوط دلائل کے سامنے اپنے دور کی سپر پاور گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئی۔ ان کی گفتگو میں آہستگی، مزاج میں پختگی، دلائل میں وزن، معاملات میں

دیانت داری اور شفافیت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ قیامِ پاکستان سے قبل پنڈت جواہر لعل نہرو، مہاتما گاندھی اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن قائداعظم کو اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کرتے رہے کہ اگر وہ قیام پاکستان کا مطالبہ ترک کر دیں تو انھیں پورے ہندوستان کا تاحیات وزیراعظم نامزد کر دیا جائے گا مگر قائد اعظم نے اقتدار اعلیٰ کی اس پیشکش کو حقارت سے ٹھکراتے ہوئے کہا کہ ''خود ہندوستان کی سالمیت کے لیے ایک مضبوط پاکستان کا قیام ازحد لازمی ہے''۔ قائداعظم کی زندگی ایک صاف وشفاف اور بے داغ آئینے کی مانند تھی۔ ان کی پاکیزہ سیرت اور پختہ کردار کی ہزاروں مثالیں تاریخ کے اوراق کی زینت بنی ہوئی ہیں۔

قائداعظم نے جس مدبرانہ انداز میں مسلمانانِ ہند کی رہنمائی کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ انھوں نے اپنے دامن کو سیاسی مکروفریب کی آلائشوں سے کبھی آلودہ نہیں ہونے دیا، نہ کبھی اوچھے ہتھکنڈے استعمال کیے، نہ قوم کو گمراہ کن نعروں سے ورغلایا، نہ خود قانون شکنی کی اور نہ ہی سیاسی کارکنوں کو اس کی تلقین کی جن اخلاقی اور قانونی ضابطوں کی توقع وہ دوسروں سے کرتے تھے، ان کی پابندی سب سے پہلے خود کرتے تھے۔ ''کام، کام اور صرف کام'' کا اصول دوسروں کے لیے بعد میں اور اپنے لیے پہلے تھا، چنانچہ قیامِ پاکستان کی جدوجہد کے لیے انھوں نے ذاتی آرام وسکون کو تج دیا حتیٰ کہ اپنی صحت تک داؤ پر لگا دی تھی۔ ان کے دبلے پتلے جسم میں ایسا مضبوط دل تھا جو قوتِ ایمانی اور استقلالِ آہنی سے لبریز تھا اسی لیے مخالف قوتیں ان سے لرزہ براندام رہتی تھیں۔

قائداعظم کی شخصیت اور کردار کا ہر پہلو اس قدر دلکش، باعثِ رشک اور قابلِ تحسین وستائش ہے کہ آپ کے مخالفین بھی آپ کی خوبیوں کی تعریف اور صلاحیتوں کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکے۔ ذیل میں قائداعظم کے متعلق مختلف اکابرین اور مفکرین کی آرا اور نقطہ ہائے نظر کی چند مثالیں پیش کی جائیں گی، کیونکہ ''قدرِ گوہر شاہ داند یا بداند جوہری''۔

## برٹرینڈ رسل

> ''اگر ہندوستان کے مسلمانوں کی پوری تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو ہمیں یہ معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کی پوری تاریخ میں کوئی بڑے سے بڑا شخص ایسا نہیں گزرا جسے مسلمانوں میں اتنی محبوبیت حاصل ہو۔''(۲)

## بیورلی نکلس

> ''قائداعظم نے مجھے آدھا گھنٹہ ملاقات کا وقت دیا مگر یہ ملاقات تین گھنٹے تک جاری رہی۔ میرے سامنے ایشیا کی عظیم ترین شخصیت

تھی، جس کے ساتھ میں محو گفتگو تھا اوراس مدبر کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا مبالغہ آرائی نہیں کہ ان کی شخصیت واقعی تمام ایشیا میں سب سے زیادہ اہمیت کی مالک ہے۔ ایشیا کا یہ اہم ترین انسان اس وقت ۶۷ برس کی عمر میں ہے دراز قد، چھریرا بدن، وضعدار سلک سوٹ پہنے، یک چشمی عینک لگائے اور ایک سخت سفید، کالر گلے میں، جسے وہ سخت گرمی میں بھی استعمال کرنے کے عادی ہیں۔ وہ شرفائے ہسپانیہ کی طرح معلوم ہوتے ہیں، سیاسی مسلک میں کہنہ مشق و مدبر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی باعظمت شخصیت ''سینٹ جیمس'' کلب میں بیٹھی ہوئی لطیف مشروب نوش جاں کر رہی ہو اور جریدہ ''لی ٹپس'' کے مطالعہ میں منہمک ہو۔ میں نے مسٹر جناح کو ایشیا کی اہم ترین شخصیت قرار دیا ہے تا کہ آپ کے ذہن میں ان کا تصور روشن اور قطعی ہو جائے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ تعبیر صداقت سے کسی طرح بعید نہیں۔''(۳)

## پنڈت جواہر لعل نہرو

''قائداعظم اعلیٰ کردار اور سیرت کے مالک تھے اور یہی وہ موثر حربہ تھا جس کے ذریعے قائداعظم نے اپنی زندگی بھر کے معرکے کو سر کیا۔''(۴)

## پروفیسر اسٹینلے

''بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو تاریخ کا دھارا بدل دیتے ہیں اور ایسے لوگ تو اور بھی کم ہوتے ہیں جو دنیا کا نقشہ بدل کر رکھ دیتے ہیں اور ایسا تو کوئی کوئی ہوتا ہے جو ایک نئی مملکت قائم کر دے۔ محمد علی جناح ایک ایسی شخصیت ہیں جنہوں نے بیک وقت تینوں کارنامے کر دکھائے۔''(۵)

## سر فریڈرک جیمز

''قانون ساز اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے جناح کا کوئی ہمسر نہیں۔ وہ بحث و استدلال کی غیر معمولی صلاحتیں ہیں اور وہ عملی سیاست کے داؤ پیچ کے زبردست ماہر ہیں۔ ان میں قیادت کے

اعلیٰ جوہر موجود ہیں۔ وہ نہ کسی سے مرعوب ہوتے ہیں اور نہ کسی قیمت پر خریدے جاسکتے ہیں۔''(۶)

### سر آغا خان

''مجھے اپنی زندگی میں بیشمار سیاستدانوں سے سابقہ پڑا لیکن جناح ان سب میں منفرد تھے۔ میرے خیال میں ان میں سے کوئی شخص بھی جناح سے زیادہ مضبوط سیرت و کردار کا مالک نہیں تھا۔ ہوش، تدبر اور عزیمت و استقامت جو سیاست کا سنگ بنیاد ہے، جناح میں بدرجہ اتم موجود تھی۔''(۷)

### سر اسٹیفورڈ کرپس

''مشرقی سیاسی زندگی میں مسٹر جناح ایک سربلند شخصیت کے مالک تھے۔''(۸)

### سلطان شہریار

''مسٹر جناح بے حد پرکشش آدمی ہیں، ایک مقناطیسی کشش۔ ان کی آواز میں صداقت اور خلوص کی ایک ایسی قوت کارفرما نظر آتی ہے جو میں نے بہت کم زعما میں دیکھی ہے، بہت ہی کم۔ میں عصر حاضر کے بہت سے لوگوں سے مل چکا ہوں، لیکن مافی الضمیر کے اظہار میں جتنی کاملانہ قدرت قائداعظم میں دیکھی اور کسی میں نظر نہیں آتی۔ وہ جتنا کہنا چاہتے اتنا ہی کہتے، صحت و صفائی کے ساتھ کہتے اور اپنے مدعا کے مکمل اور موثر اظہار پر ساحرانہ قدرت رکھتے ہیں۔ میں نے چند منٹ کی گفتگو ہی سے اندازہ کر لیا کہ اختلافی مسائل پر ان سے بحث کرنا آسان نہیں۔''(۹)

### سروجنی نائیڈو

''ان کی انسانیت میں بڑا بھولپن ہے۔ ان کا مشاہدہ ایک عورت کے مشاہدے کی طرح تیز اور نازک ہے۔ ان کے مزاج میں بچوں کے مزاج کی سی شوخی اور دلکشی ہے وہ بنیادی طور پر عملی آدمی ہیں۔ محمد علی جناح کا دبلا پتلا جسم بھی عجیب تھا۔ ضبط و نمو کی غیر معمولی روح

کو اس نے کسی پرفریب انداز میں ڈھانپ رکھا تھا۔ کچھ رکھ رکھاؤ کے رسیا، قدرے نازک مزاج، طور طریقوں میں کسی قدر خلوت پسندی اور نخوت کا رنگ، کچھ لیے دیے سے، کچھ تمکنت کا انداز، جاننے والوں کی نظروں سے پوشیدہ، مگر اس کے باوجود ایک بھولا بھالا پیارا آدمی، وجدان میں معصوم بچوں والی نرمی، ویسے عقلیت کا شیدائی در پی عقلیت کا شیدائی۔ فکر و مزاج میں وہ شگفتگی اور دل موہ لینے والی باتیں کہ بس سنتے جایے اور دیکھا کیجیے۔ زندگی کو جانچنے، پرکھنے اور تسلیم کر لینے کے معاملے میں بلا کے محتاط اور غیر جانبدار۔ دنیاوی معاملات میں سوجھ بوجھ اور سلامت روی کا مظہر مگر صحیح مقصد کے لیے نا قابل شکست چٹان۔''(۱۰)

## علامہ اقبال

''ہندوستان میں بحیثیت مسلمان آپ کی تنہا ذات ہے جس سے ملت یہ توقع کرنے کا حق رکھتی ہے کہ شمال مغربی یا شاید پورے ہندوستان پر جو سیلاب آ رہا ہے اس میں آپ اس کی صحیح رہنمائی کریں گے۔''(۱۱)

## فاطمہ جناح

''قائداعظم اپنی گھریلو زندگی میں ایک بشاش انسان تھے انھیں بے شمار لطیفے یاد تھے۔ جب وہ ہنسانے پر آتے تو پہروں ہنساتے رہتے۔ اگر چہ لوگ انھیں ایک مضبوط اور سخت دل آدمی سمجھتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ بہت ہی نرم دل تھے، وہ کسی کو بھی دکھ میں دیکھتے تو پریشان ہو جاتے۔'' (۱۲)

## گوپال کرشن گوکھلے

''جناح ایک سچے اور اعلیٰ ظرف کے مالک ہیں اور تمام فرقہ وارانہ تعصب سے انہیں وہ آزادی حاصل ہے جو انھیں ہندو مسلم اتحاد کا بہترین سفیر بنادے گی۔''(۱۳)

## لارڈ ماؤنٹ بیٹن

''قائداعظم نے کبھی کوئی سمجھوتا جھک کر اور بزدلانہ انداز میں نہیں کیا، یہی قائداعظم کی ایک بڑی خوبی تھی۔''(۱۴)

لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے قیام پاکستان کے کئی برس بعد بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے قائداعظم کی عظمت وشکوہ کا برملا اعتراف کرتے ہوئے کہا تھا:

''مجھے صرف اس مقصد کے تحت ہندوستان بھیجا گیا تھا کہ میں ہندوستان کو کسی طور پر متحد رکھ سکوں اور ایک متحد ہندوستان ہی کو اقتدار منتقل کروں۔ میں نے اپنے اس مقصد کے حصول کے لیے بڑ ی کوششیں کیں اور دن رات ایک کر دیے، میں نے اپنی راتوں کی نیندیں حرام کیں مگر میرے مقصد کی راہ میں ایک ایسا شخص حائل تھا جو چٹان کی طرح رکاوٹ بنا رہا اور وہ تھا محمد علی جناح!......۔''(۱۵)

## لیاقت علی خان

''قائداعظم ان برگزیدہ ہستیوں میں سے تھے جو واقعات کی رفتار اور زمانے کی روش بدل دیتے ہیں۔ انھوں نے اپنی اعلیٰ قابلیت، غیرمعمولی ذہانت اور بے مثال دردِ قومی سے کام لے کر اور شبانہ روز محنت کر کے ہندوستان کے منتشر مسلمانوں کو ایک مرکز پر جمع کیا اور دنیا بھر کے مسلم دشمن عناصر کی مخالفتوں کا مردانہ وار مقابلہ کر کے پاکستان جیسی عظیم الشان مملکت کی بنیاد رکھی۔''(۱۶)

## مسز وجے لکشمی پنڈت

''اگر مسلم لیگ کے پاس ایک سو گاندھی اور دو سو ابوالکلام آزاد ہوتے اور کانگریس کے پاس صرف ایک محمد علی جناح ہوتا تو ہندوستان کبھی تقسیم نہ ہوتا۔''(۱۷)

## مسولینی

''قائداعظم ایک ایسی شخصیت ہے جو کہیں صدیوں میں جا کر پیدا ہوتی ہے۔''(۱۸)

## موہن داس کرم چند گاندھی

''یہ حقیقت ہے کہ قائداعظم بلاشبہ اعلیٰ اوصاف کے مالک تھے۔ وہ سیرت و کردار کی ان بلندیوں پر تھےجہاں کوئی طمع، کوئی خوف، کوئی طعنہ انھیں اپنی جگہ سے نہیں ہٹا سکتا تھا۔ وہ عزم و استقامت کے کوہ گراں تھے۔'' (۱۹)

## نکلسن

''قائداعظم جس طرف چاہیں، جنگ کا رخ بدل سکتے ہیں۔ دس کروڑ مسلمان ان کے اشارہء ابرو پر اپنی جانیں تک نثار کرنے کو تیار ہیں۔ یہ مقام ہندوستان کے کسی اور لیڈر کو حاصل نہیں۔ ہندوؤں کی پوری صف میں بھی یہ بات نہیں ہے۔ گاندھی جی چل بسیں تو ان کی جگہ پر ہوسکتی ہے، اچاریہ ہیں، پٹیل ہیں، لیکن جناح کے بعد کوئی بھی شخص ان کے مقام پر کھڑا ہونے کا اہل نہیں ہے۔ جناح پاکستان کا طاقتور شہنشاہ ہے جس کی شخصیت تمام ایشیا میں سب سے زیادہ اہمیت کی مالک ہے۔'' (۲۰)

## نواب صدیق علی خان

''قائداعظم کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ وہ خدا کو اپنی حفاظت کا ضامن سمجھتے تھے اور کسی انسانی محافظ کی موجودگی اپنے عقیدے کی توہین خیال کرتے تھے۔'' (۲۱)

## ایف۔ ڈی جیمز

''سیاسی مجاہد کی حیثیت سے ہندوستان میں مسٹر جناح کا کوئی مدمقابل نہیں، وہ عوام کے بےخوف رہنما ہیں، انھیں کوئی ترغیب یا تحریص جادہء حق سے نہیں ہٹا سکتی۔'' (۲۲)

## ایف ڈی کوڈ کا

'' کانگریس کے پاس بڑے بڑے سیاستدان، بڑے بڑے ماہرین اقتصادیات، بڑے بڑے فوجی افسر اور بڑے بڑے ماہرین تعلیم تھے اور دوسری طرف مسلم لیگ میں جناح خود ہی اپنے

تعلیمی، فوجی اور اقتصادی مشیر تھے۔ انھوں نے ہر محاذ پر کانگریس کے تمام دماغوں کا تنہا مقابلہ کیا اور کبھی ناکام نہیں رہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر قائداعظم کی جگہ کوئی اور رہنما پاکستان کے مطالبے کو پیش کرتا تو اس کے لیے کامیاب ہونا بے حد مشکل ہوتا۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ ناممکن ہوتا تو مبالغہ نہیں ہوگا کیونکہ جس دانشمندی کا ثبوت انھوں نے دیا، وہ کسی اور کے بس کی بات نہیں تھی۔ ان کی ذہانت اور فراست کے دوست اور دشمن سبھی معترف ہیں۔'' (۲۳)

## حواشی وحوالہ جات

۱۔ اقبال، کلیاتِ اقبال اُردو، لاہور: الفیصل ناشران وتاجران کتب، ۱۹۹۵ء ص:۲۷۴

۲۔ برٹرینڈ رَسَل (۱۸ مئی ۱۸۷۲ء-۲ فروری ۱۹۷۰ء) برطانوی وزیراعظم سر جان رسل کے بیٹے، معروف محقق، مورّخ، سائنسدان، ماہر ریاضیات، ماہر طبیعیات، مدرّس، فلسفی، مفکّر اور افسانہ نگار تھے۔

۳۔ بیورلی نکلس: تحریکِ پاکستان کے دور کے ایک معروف برطانوی صحافی۔

۴۔ جواہر لعل نہرو (۱۴ نومبر ۱۸۸۹ء- ۲۷ مئی ۱۹۶۴ء) بھارت کے پہلے وزیراعظم تھے اور وہ انڈین نیشنل کانگریس کے رہنما اور تحریک آزادی ہند کے اہم کردار تھے۔ اپنی زندگی میں وہ پنڈت نہرو یا پنڈت جی کے نام سے بھی جانے جاتے تھے۔

۵۔ یونیوسٹی آف کیلیفورنیا (امریکہ) کے پروفیسر اور ''جناح آف پاکستان'' کے مصنف۔

۶۔ قائد ہمارے رول ماڈل http://jehanpakistan.pk/blog-column

۷۔ بحوالہ مقبول انور داوٗدی، اقبال، ص:۱۱۹

۸۔ اسٹیفورڈ کرپس ایک بڑے چالاک برطانوی بیرسٹر تھے اور لفظوں کے گھمانے پھرانے میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔ ۱۹۴۶ء میں برٹش گورنمنٹ نے ایک کیبنٹ مشن سر اسٹیفورڈ کرپس کی سربراہی میں ہندوستان روانہ کیا۔

۹۔ بحوالہ مقبول انور داوٗدی، اقبال، ص:۱۲۶

۱۰۔ سروجنی نائیڈو (۱۳ فروری ۱۸۷۹ء-۱۹۴۹ء) انگریزی کی عظیم شاعرہ، مجاہدہ آزادی، دانشور و مدبّر خاتون کے ساتھ ساتھ قائدانہ صلاحیت کی حامل، آتش بیاں مقرر، محبِّ وطن اور ہندو مسلم اتحاد کی حامی تھیں۔

۱۱۔

۱۲۔

۱۳۔ گوپال کرشن گوکھلے (۹ مئی ۱۸۶۶ء- ۱۹ فروری ۱۹۱۵ء) (بھارت کے مشہور مفکر، ماہر معاشیات، سماجی

کارکن اور گاندھی کے قریبی دوست تھے۔

۱۴۔ لوئس ماؤنٹ بیٹن المعروف لارڈ ماؤنٹ بیٹن (۲۵ جون ۱۹۰۰ء-۲۷اگست ۱۹۷۹ء) برطانوی سیاست دان، برطانوی بحری فوج کا افسر اور متحدہ ہندوستان کا آخری جبکہ آزاد بھارت کا پہلا وائسرائے تھا۔

۱۵۔ ایضاً

۱۶۔ مسز وجے لکشمی، پنڈت نہرو کی بہن اور تحریک آزادی کی ایک پر جوش کارکن تھیں۔انھیں سیاسی سرگرمیوں کے باعث پابندِ سلاسل بھی ہونا پڑا۔

۱۷۔ مسولینی (جون ۱۸۸۳ء-۲۸اپریل ۱۹۴۵ء) اٹلی کا وزیراعظم اور فوجی سربراہ۔

۱۸۔ موہن داس کرم چند گاندھی (۲ اکتوبر ۱۸۶۹ء-۳۰ جنوری ۱۹۴۸ء( بھارت کے سیاسی اور روحانی رہنما اور تحریک آزادی کے اہم ترین کردار تھے۔ بھارت میں انھیں احترام سے مہاتما گاندھی اور باپو کہا جاتا ہے۔

۱۹۔ آر۔اے نکلسن (۱۸اگست ۱۸۶۸ء۔۲۷اگست ۱۹۴۵ء) ایک ممتاز انگریز مستشرق، جو اسلامی ادب اور اسلامی تصوف دونوں کا عالم تھا۔

۲۰۔ نواب صدیق علی خان، قائداعظم کے قریبی ساتھی ۱۹۳۵ء میں مرکزی مجلس قانون ساز کے رکن منتخب ہوئے۔قیام پاکستان کے بعد وہ پاکستان کے پہلے وزیراعظم نواب زادہ لیاقت علی خان کے پولیٹیکل سیکریٹری مقرر رہوئے۔

۲۱۔ مقبول انور داؤدی، اقبال، ص:۳۰

۲۲۔ ایضاً، ص:۳۱

☆......☆......☆